مختصر تعارف وخلفا کرام

شیخ طریقت واقف اسرار معرفت حضرت خواجہ محمد کلیم اللہ شاہ صاحبؒ

آپ قطب عالم حضرت خواجہ غریب نواز محمد فضل علی شاہ صاحب رحمہ اللہ کے نواسہ تھے۔ آپ کے والد گرامی حضرت مولانا شیخ طریقت خواجہ علی شاہ صاحب حضرت شیخ طریقت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں والوں کے خلیفہ مجاز تھے اور نہایت سادہ اور باکمال شخصیت کے حامل تھے اور صاحب کشف وکرامات تھے ۔۳۸ سال کی عمر میں بمقام فقیر پور شریف انتقال فرمایا۔

آپ کی والدہ ماجدہ، حضرت غریب نواز خواجہ محمد فضل علی شاہ صاحبؒ کی صاحبزادی تھیں، اور نہایت صابرہ، شاکرہ وذاکرہ تھیں، ہمہ وقت باوضو رہتی تھیں اور لنگر کے دوصد افراد کا کھانا دو وقت کا آپ ہی پکایا کرتی تھیں اور جلائی جانے والی لکڑیوں کو بھی دھوتی تھیں کہ لکڑیاں جنگل کی پاک نہیں ہوتیں۔

آپ کی ولادت بمقام فقیر پور شریف ۱۳۳۹ھ بمطابق 1991ء میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد کا انتقال ولادت سے قبل ہو گیا تھا۔ آپ یتیم پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے قرآن مجید اور دیگر کتب دینیہ کی تعلیم بھاولپور گھلواں میں حاصل کی تھی۔ آپ نے ابتدائی سلوک حضرت امام العارفین حضرت فضل علی شاہ قریشیؒ سے حاصل کیا۔ بعد وصال آپ نے حضرت غلام حسن صاحبؒ سواگ شریف ضلع لیہ، خلیفہ مجاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ سراج الدینؒ سے سلسلۂ بیعت قائم کیا۔ کافی عرصہ صحبت میں رہے، آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اجازت بخشی۔

آپ نے دوبارہ اصلاح اور محبت الٰہیہ کے لئے حضرت خواجہ مولانا حسین علی صاحبؒ سے نسبت کو قائم کیا انھوں نے کافی توجہات سے نوازا، بعد میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی اجازت دی۔

آپ نے بعد میں استخارہ فرمایا کہ ابھی اندر کا انسان کامل نہیں ہوا، اشارہ ہوا تو

حضرت قریشی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ سے بیعت فرمائی جنہوں نے کافی عرصہ اصلاح باطن و لطائف پر محنت فرمائی۔ حضرت موصوف نے آپ کو سلسلہ عالیہ کی اجازت دی۔

آپ نے آخر میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنیؒ سے بیعت فرمائی۔ حضرت مدنیؒ نے آپ کو مسجد نبوی شریف میں اسباق کی تکمیل کرائی اور سلسلہ عالیہ کی اجازت دی، اور مسکین پور شریف میں خانقاہ اور مدرسہ کی خدمت پر مامور فرمایا۔ آپ نے تاحیات خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ مسکین پور شریف کو خود اپنی جانشینی میں انتہائی محنت ومحبت وخدمت سے مزین فرمایا۔ تمام متوسلین و متعلقین کی سرپرستی فرماتے رہے، تمام جماعت کے خلفائے کرام و علمائے عظام سے مکمل رابطہ فرماتے رہے اور سالانہ اجتماع منعقد فرماتے رہے۔

آپ نے حضرت قریشیؒ کے اجل خلیفہ مولانا اکرام الدین کے صاحبزادہ حاجی محمد نور صاحب کراچی، فیڈرل بی ایریا والے کے مقام پر نقشبندی اجتماع کو جاری فرمایا جو اب تک ان کی توجہات غیبیہ سے جاری ہے۔ اور صاحبزادہ حاجی محمد سعید صاحب استقامت سے اس کو جاری رکھے ہوئے ہیں، تفصیلی حالات ان شاء اللہ تعالی زیر ترتیب کتاب ''انوار کلیمیہ'' میں آئیں گے۔

آپ نے تیسرا سالانہ اصلاحی نقشبندی اجتماع ڈیرہ غازی خان گدائی شریف میں منعقد فرمایا۔ یہ اجتماع حضرت قریشی صاحبؒ کے اجل خلیفہ حضرت مولانا علی مرتضی صاحبؒ کی خانقاہ نقشبندیہ مرتضویہ پر اب بھی جاری ہے۔ آپ نے احمد پور شرقیہ میں مسجد نور میں سالانہ ۱۵ / ۱۶ کی شب کو مجلس ذکر کا پروگرام جاری فرمایا اور تاحیات تشریف لے جاتے رہے۔ آپ کے خلیفہ مجاز حضرت محمد حکیم صاحبؒ نے جو کہ مسکین پور شریف کے لنگر کے خادم تھے، نہایت عمدہ انداز میں آج تک جاری رکھا ہوا ہے۔

آپ نے پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں میں بہت سے مدارس قائم کرائے اور مساجد ئیں اور تاحیات سرپرستی کرتے رہے۔ اب ان کے صاحبزادے حضرت

مولانا پیر سید محمد شاہ قریشی صاحب دامت برکاتہم سرپرستی کر رہے ہیں۔

آپ نے تین شادیاں کیں، پہلی بیوی کا انتقال ہوا، دوسری بیوی سے اولاد ہوئی۔ بعد میں ان کا بھی عالم ذکر میں انتقال ہوا۔ تیسری زوجہ محترمہ سے اولاد ہوئی۔ آپ نے حجاز مقدس کئی مرتبہ حاضری دی، تقریباً سات حج کئے اور لاتعداد عمرے ادا کئے، اپنی اولاد کو بھی ساتھ لیکر گئے۔ ہر مرتبہ ایک عمرہ آقائے نامدار علیہ الصلاۃ و السلام کے نام کا فرماتے۔

شخصیت

آپ کی شخصیت نہایت بارعب تھی۔ اعلیٰ درجے کی دینی صلاحیتوں سے بھرپور تھی، سادہ مزاج تھے، مسجد نشینی کو پسند فرماتے تھے، پگڑی، کرتہ، تہبند، چمڑے کا جوتا پہنتے۔ دو جوڑوں سے زائد نہ رکھتے، کرتہ اکثر اوقات باہر دے آتے۔ گھر آ کر دوسرا پہن لیتے، پیدل سفر بہت فرماتے، مختلف مقامات پر سواریوں کا استعمال بھی فرماتے۔ گھر میں ضرورت سے زائد چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مساکین میں تقسیم کر دیتے۔ علاقہ کے لوگ اکثر منتظر رہتے تھے۔ رضائی، کمبل، چارپائی، برتن تک نہ چھوڑتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر کام کرتے، کسی کا حق نہ کھاتے بلکہ حقوق العباد پر زیادہ زور دیتے۔ فرماتے بہت لوگ ایسے موجود ہیں جو میری زمین پر قبضہ کر چکے اور میرے حقوق پر قابض ہوئے لیکن میں اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑتا ہوں، نہ ان کی پوری ہوگی اور نہ میری کمی ہوگی۔

کشادہ دست تھے، نرم خو اخلاق حمیدہ اور لاتعداد خداداد صلاحیتوں کے حامل تھے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے، رہنے والے دیگر جگہ نہ جاتے تھے، آپ خوف خدا اور فکر آخرت میں ڈوبے رہتے۔ معاملات میں سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تجاوز نہ کرتے بلکہ اتباع سنت پر فخر محسوس کرتے۔ آپ کی مجالس سادہ اور پرکیف ہوتی تھیں۔ آپ کی نصائح مسحور کن ہوتیں اور دلوں میں اترتی جاتیں۔ اخلاص پر مبنی پند و نصائح پر اثر ہوتے۔ بہت سے علماء کرام آپ کے فرمودات کو ضبط تحریر میں لاتے تھے، اکثر اوقات گھر کے اندر بچوں

بڑوں کو جمع فرما کر فکر آخرت دلواتے، سابقہ لوگوں کے حالات سناتے کہ کوئی زندہ نہیں رہا ہے، ہم بھی ایک دن نہیں ہوں گے اس لئے آخرت کے لئے کچھ کر لو تا کہ خفت اور شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ کبھی کسی سے بغض و عداوت نہ رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے محبت بھی کرتے اور بغض بھی۔

آپ کو اکثر اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا رہتا، رحلت سے کچھ دن قبل متواتر زیارت سے مشرف ہوئے اور آخری ملائکہ کی زیارت ہوئی۔ فرمایا کہ مجھے فرشتے لے گئے اور زمین کے اندر اُتار دیا اور نیچے وسیع وعریض میدان تھا اور بہت لوگوں کا اجتماع لگتا تھا، سروں پر پگڑیاں گردنیں جھکی ہوئی تھیں، میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ مجھے کہاں لے آئے ہیں، یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ عالم برزخ ہے اور یہ ذاکرین اور اللہ والوں کی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ذاکر جس دن دنیا سے رخصت ہوتا ہے اس کو اس کا مقام دنیا میں دکھایا جاتا ہے لہٰذا آپ کا مقام یہیں ہے، صبح کو فرمایا کہ اب ہماری تیاری ہے۔

اکثر فرماتے کہ بچپن سے آخرت تک دن میں پیش آنے والے واقعات ایک شب قبل خواب کے ذریعہ معلوم ہو جاتے تھے اور فرماتے، یہ میرے شیخ قریشیؒ کا فیض ہے، والدہ ماجدہ کی خدمت میں بے حد مصروف رہتے۔ ان کے پاخانہ کو اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر باہر پھینکتے اور فرماتے یہ خدمت میرے اللہ نے میرے ذمہ لگائی ہے۔

دنیاوی نقصان کو برداشت کرتے اور صبر کرتے لیکن دینی غلطیوں کو قطعاً برداشت نہ کرتے۔ اگر کسی میں کوئی بات خلاف شرع دیکھتے تو فوراً منع فرماتے اور کئی روز تک اس کا ملال دل میں رکھتے، غلطی کے ازالہ پر نہایت مسرت کا اظہار فرماتے، امیر غریب، شہری اور دیہاتی میں فرق نہ رکھتے، برابر توجہات سے نوازتے۔ اپنی تعریف کسی انداز میں پسند نہ فرماتے تھے بلکہ دعوت ناموں اور اشتہارات میں اپنے نام کے ساتھ القابات وغیرہ کو دیکھ کر بہت رنج فرماتے۔ فرماتے مجھے بے نام رہنے دیں اشتہاری نہ بنائیں، متکبرانہ اور متفخرانہ اندازوں سے سخت نفرت فرماتے، عاجزی انکسار اختیار فرماتے۔ اور اسی کی تلقین فرماتے۔ آپ نے ساری عمر بے نماز کے ہاتھ کا

کھانا نہ کھایا اور تمام زندگی بازار کے کھانے سے پرہیز فرمایا۔ آپ نے سادہ زندگی گذاری متوکل علی اللہ رہے۔ نہایت درجہ صابر وشاکر تھے اور اپنے دکھوں اور تکلیفوں اور ضرورتوں کا کسی کے آگے اظہار نہ فرماتے تھے۔ آپ خلاف سنت کام پر رنجیدہ ہوتے اور اظہار ناپسندیدگی فرماتے اور صاحب شرع کا بہت اکرام فرماتے، علماء کرام کی بہت تواضع فرماتے، جو کچھ موجود ہوتا خدمت کر دیتے، کوئی عالم اگر سلسلہ میں داخل ہوتا تو بہت خوش ہوتے اور فرماتے کہ ان سے مخلوق کو صحیح اور زیادہ فائدہ ہوگا۔

آپ کے ہاتھ پر بہت سے رسہ گیر چور بیعت ہوئے اور توبہ تائب ہوکر درجہ کمال تک پہنچے۔ آپ نے وصال سے ایک سال قبل سالانہ اجتماع پر تمام جماعت سے دعا کرائی تھی کہ دل چاہتا ہے کہ میرا انتقال ہو اور تمام اہل اللہ اس فقیر کے جنازہ میں شامل ہوں۔ اگلے سال ۲۴ مارچ بروز جمعرات صبح دس بجے برموقع سالانہ اجتماع آپ کا جنازہ ادا کیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ قریشی نقشبندی مجددی فضلی صاحب مدظلہم العالی نے خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ اور دارالعلوم فضلیہ مسکین پور کا نظم ونسق سنبھالا ہے، موصوف عالی دماغ اور صاحب نسبت ہیں اور جماعت نے آپ کو خانقاہ کا جانشین اور جماعت کا امیر منتخب کیا ہے۔ آپ نے ابتدائی بیعت حضرت عباسی مدنیؒ سے کر کے اس طریق میں قدم رکھا اور سلوک کے اسباق خود والد سے طے کئے اور سند خلافت حاصل کی۔ جبکہ تکمیل بالآخر سید کلیم اللہ شاہ صاحبؒ سے اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ علی مرتضی صاحبؒ سے مسلسل آمد و رفت فرماتے ہوئے سلاسل اربعہ کی اعلی سند خلافت حاصل کی۔

آپ موصوف سلسلہ عالیہ کے تمام مشائخ کی صحبت میں جاتے رہے، جس میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور العباسی بدنیؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ، حضرت مولانا علی مرتضی صاحبؒ، حضرت خواجہ مولانا غلام حبیب صاحبؒ، حضرت مولانا سید علاؤ الدین شاہ صاحبؒ، حضرت مولانا حاجی عبدالرشید صاحبؒ، حضرت مولانا ڈاکٹر غلام مصطفے خان صاحبؒ، حضرت مولانا پیر جی محمد ادریس انصاری

صاحبؒ اور مولانا صوفی یار محمد صاحبؒ خلیفہ حضرت قریشی صاحبؒ شامل ہیں۔

آپ موصوف اس وقت تمام جماعت نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ کے مشائخ عظام سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں اور خانقاہ پر سالانہ نقشبندی اصلاحی اجتماع کے ساتھ پورے ملک میں اصلاحی اجتماعات منعقد کر رہے ہیں، جس سے طالبان طریقت فیض یاب ہوتے ہیں۔ آپ کے تین صاحبزادے ہیں حضرت مولانا محمد کاشف عمر، محترم جناب محمد عاطف غنی، انجینئر محمد علی مرتضی مدظلہم، تینوں صاحبزے الحمد خانقاہ اور سلسلہ کی خوب خدمت فرما رہے ہیں۔

اسمائے گرامی خلفاء کرام حضرت مولانا پیر سید کلیم اللہ شاہ صاحبؒ

(۱) صاحبزادہ حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ قریشی صاحب مسکین پور
(۲) مولانا محمد اسحاق صاحب گدائی شریف
(۳) مولانا خیر محمد صاحب مکہ مکرمہ
(۴) مولانا عبد المجید جامی صاحب مدینہ منورہ
(۵) مولانا حکیم محمد صاحب احمد پور شرقیہ
(۶) مولانا محمد قاسم صاحب احمد پور شرقیہ
(۷) مولانا محمد عبداللہ صاحب ظاہر پیر
(۸) مولانا حاجی محمد خالد صاحب خان گڑھ شہر
(۹) مولانا حکیم امان اللہ صاحب شجاع آباد
(۱۰) مولانا عبداللہ صاحب جھنگ
(۱۱) مولانا مفتی غلام مصطفے صاحب لیاقت پور
(۱۲) مولانا محمد عمر قریشی صاحب کوٹ ادو
(۱۳) مولانا نور محمد صاحب خان بیلہ
(۱۴) حضرت مولانا حکیم رحیم بخش صاحب مظفر گڑھ

☆☆☆☆☆☆☆